اسحاق سنز کمپیوٹر کمپوزنگ

اینڈ اشٹام فروش

غوثیہ مہریہ مارکیٹ ستیانہ بنگلہ

(0300-3626611)

بیس رکعت تراویح کا ثبوت

ماہ رمضان المبارک بڑی رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں ایمان واخلاص کے ساتھ روزہ رکھنے والوں کو بخشش عطا کی جاتی ہے۔ ہر نیکی کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ صحیح بخاری ج ۱/۳۴۶، سنن نسائی ج ۱/۲۳۹، مشکوۃ المصابیح ۱۷۳، صحیح ابن خزیمہ ج ۱۸۸/۳، صحیح ابن حبان ج ۶/ص ۱۸۳، سنن دارمی ج ۴۱/۴، فرمایا رمضان المبارک کی ہر رات میں ساٹھ ہزار گناہ گاروں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے اور عید کے روز پورے مہینے کے برابر گناہ گاروں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ سنن نسائی ج ۱/۲۳۰، سنن ابن ماجہ ۱۱۹، صحیح ابن خزیمہ ج ۳۰۳/۳، فرمایا رمضان المبارک میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس نے اس ماہ میں ایک نیکی کی اس کو ستر نیکیوں کا ثواب ہوتا ہے جس نے اس ماہ میں ایک فرض ادا کیا اس کو غیر رمضان کے ستر فرضوں کے برابر ثواب دیا جاتا ہے جس نے کسی کا روزہ افطار کرایا اس کی گناہوں سے بخشش ہے اور اس کی گردن جہنم سے آزاد کر دی جاتی ہے۔ صحیح ابن خزیمہ ج ۱۹۴/۴، مشکوۃ المصابیح ۱۷۳، رمضان المبارک کی ستائیسویں رات، شب قدر کے متعلق ارشاد فرمایا کہ جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ صحیح بخاری ج ۱/۲۷۰، صحیح ابن خزیمہ ج ۱۹۵/۳، رمضان المبارک میں نماز تراویح ادا کرنا بھی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور اس کی ادائیگی کرنے والوں کو بھی ایمان اخلاص کی شرط سے بخشش عطا فرمانے کی بشارت دی جاتی ہے۔

تراویح کی وجہ تسمیہ وهابی علماء کی زبانی

نماز تراویح وہ نماز ہے جو ماہ رمضان المبارک کی راتوں میں عشاء کے بعد با جماعت پڑھی جائے۔ اس نماز کا نام تراویح اس لیے رکھا گیا کہ لوگ اس میں ہر چار رکعت کے بعد استراحت کرنے لگتے ہیں کیوں کہ تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ کے معنی ایک بار آرام کرنے کے ہیں۔ فتاویٰ علمائے حدیث ج ۶/۳۳۱ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ۲ مارچ ۱۹۹۳ء، نماز تہجد تو سارے سال میں ہوتی ہے اور تراویح خاص رمضان میں ہے۔ نماز تہجد کا وقت ہی صبح سے پہلے کا ہے اول شب میں تہجد نہیں ہوتی۔ فتاوی ثنائیہ ج ۱/۴۳۱، فتاوی علمائے حدیث ج ۶/۳۳۱،

قارئین کرام ترویحہ کی جمع تراویح ہے اور ترویحہ چار رکعت کے بعد آرام کرنے کو کہتے ہیں اور عربی میں جمع تین سے شروع ہوتی ہے عربی گرائمر کے اعتبار سے آٹھ رکعت پر تراویح کا اطلاق حقیقتاً ہو ہی نہیں سکتا اس کو وہابیوں کے پروفیسر عبداللہ بہاول پوری نے تسلیم کیا ہے لکھا ہے کہ تراویح کا نام حضور ﷺ کے زمانہ میں ایجاد نہیں ہوا تھا یہ نام بعد میں اس وقت پڑا جب لوگوں نے قیام رمضان کی رکعتوں کی تعداد بڑھا دی۔ آٹھ رکعت پر تراویح کا اطلاق ہو ہی نہیں سکتا تھا کیوں کہ تراویح ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ ہر چار رکعت کے بعد ایک دفعہ آرام کرنے کو کہتے ہیں۔ آٹھ رکعت میں ترویحہ چونکہ ایک ہی ہو سکتا ہے زیادہ ہو ہی نہیں سکتا اس لیے حضور ﷺ کے زمانے میں تراویح کا نام ایجاد نہیں ہو سکا۔ بعد میں جب رکعتوں کی تعداد آٹھ سے بہت بڑھ گئی اور کئی ترویحہ ہونے لگے تو تراویح نام پڑ گیا۔ رسائل بہاول پوری ص ۱۰۱،
اولاً تو غیر مقلدین کو آٹھ رکعت پر تراویح کا اطلاق کا ثبوت دینا چاہیے اور وہ بھی اپنے محدث کے اقرار کے بعد۔

تراویح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے قیام رمضان (تراویح) کو تمہارے لیے سنت مقرر کر دیا ہے۔ سنن نسائی ج ۱/۲۳۹، سنن ابن ماجہ ۹۵، کنز العمال ج ۴/ ۲۹۴، حضور اکرم ﷺ کی سنت بیس تراویح، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ

بے شک رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) پڑھتے تھے۔ المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۱/۳۹۳، المعجم الاوسط للطبرانی ج ۶/۲۱۰، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲/۲۸۶، مسند عبد بن حمید ۴۵۱، ذیل تاریخ بغداد لابن نجار ج ۴/۱۹۵، الوفا ۵۰۸،

عن جابر بن عبداللہ قال خرج النبی ﷺ ذات لیلۃ فی رمضان فصلی الناس اربعۃ و عشرین رکعۃ واوتر بثلثۃ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رمضان المبارک میں ایک رات نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور صحابہ کرامؓ کو چوبیس رکعت (چار فرضی اور بیس تراویح) پڑھائیں اور تین وتر، تاریخ جرجان ۲۷۸،
امام ابن حجر عسقلانی بحوالہ امام رافعی نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو بیس رکعت تراویح پڑھائیں۔ تلخیص الحبیر ج ۲ /۲۱،
قارئین کرام آخر الذکر دو روایات پہلی روایت حضرت ابن عباسؓ کی مؤید ہیں۔ پھر

ان تمام روایات کو تلقی بالقبول اُمت کا درجہ حاصل ہے۔ خود وہابیہ کے اکابر نے دو ٹوک لفظوں میں لکھا ہے کہ ضعیف روایت ہو اور اسے امت کے تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہو جائے تو وہ قابل عمل و حجت ہے۔ خود وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ بعض ضعف ایسے بھی ہیں جو امت کی تلقی بالقبول سے رفع ہو گئے ہیں۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹، اپریل ۱۹۰۷ء، ۱۰، وہابیہ کے محدث نواب صدیق حسن بھوپالی نے ایک حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ اس حدیث کے ضعف پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ لیکن چونکہ اس حدیث کے مضمون کو امت کی طرف سے تلقی بالقبول حاصل ہے۔ لہٰذا یہ حدیث قابل حجت و استدلال ہے۔ الروضۃ الندیہ ج ۱/۳۶۔ ۵-۶ وہابیہ کے محدث اسماعیل سلفی نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند بالاتفاق ضعیف ہے لیکن اس زیادت کو تمام امت نے بالاتفاق قبول کیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی نماز ۱۲، ثابت ہوا اس کلیہ سے بھی تراویح کی مرفوع روایات کو امت کی تلقی بالقبول نے قابل بتلایا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا حکم

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲/۵ ۲۸۵، حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں حضرت یزید بن رومان تابعی فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ کرام و تابعین عظام) حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانہ خلافت میں ماہ رمضان المبارک میں تیئیس رکعات (بیس رکعت تراویح اور تین وتر) پڑھتے تھے۔ موطا امام مالک ۷۱، سنن کبری للبیہقی، ج ۴/۴۹۶، المغنی، ج ۲/۱۶۷، حضرت حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب پر جمع فرمایا۔ پس آپ ابی بن کعب ان کو بیس تراویح پڑھاتے تھے۔ سنن ابو داؤد، ج ۱/۲۰۲، طبع کراچی و نولکشور، جامع المسانید و السنن، ج ۱/۱۵۵، سیر اعلام النبلاء، ج ۲، المغنی، ج ۴/۵۸۰، الاطراف باوہام الاطراف ۳۴، حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانہ خلافت میں بیس رکعت تراویح اور وتر ادا کرتے تھے۔ معرفۃ السنن والآثار، ج ۲/۳۰۵، المجموع شرح المہذب، ج ۳/۵۲۷، طرح التثریب، ج ۳/۹۷، سنن کبری للبیہقی، ج ۲/۴۹۶، تلخیص الحبیر، ج ۲/۲۱، نیل الاوطار للشوکانی وہابی، ج ۳/۵۷، محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں رمضان المبارک میں بیس تراویح پڑھتے تھے۔ مختصر صیام اللیل ۱۵۷،

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں (صحابہ کرام و تابعین عظام) کو بیس رکعت تراویح پڑھائیں۔ کنز العمال ، ج ۸/ ۱۹۲، حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس تراویح پڑھاتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲/ ۲۸۵، امام عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں تئیس رکعات (بیس تراویح اور تین وتر) پڑھانے کا حکم دیا تو یہ تمام شہروں میں پختہ ہوگیا۔ کشف ا لغمہ، ج ۱/ ۱۳۰۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حکم مبارک

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا ۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲/ ۳۸۵، سنن کبریٰ لبیہقی، ج ۲/ ۴۹۷، المغنی، ج ۲/ ۱۶۷، کنز العمال، ج ۸/ ۱۹۲، مسند امام زید ۱۲۹، امام ترمذی لکھتے ہیں کہ اکثر اہل علم نے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں ۔ جامع ترمذی، ج ۱ / ۱۶۶،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس رکعت تراویح ادا فرماتے تھے۔ مختصر قیام اللیل ۱۵۷،

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع

امام قسطلانی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں (بیس رکعت تراویح کے متعلق) جو ہوا اس کو فقہائے کرام نے اجماع کی طرح مانا ہے ۔ ارشاد الساری، ج ۴/ ۵۱۵، امام ابن حجر بھی بیس تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع بتلایا ہے۔ انارۃ المصابیح ۱۸، محدث جلیل ملا علی قاری بھی بیس تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع بتلاتے ہیں۔ شرح نقایہ، ج ۴/ ۳۴۱، مرقاۃ المفاتیح، ج ۳/ ۱۹۴، مزید یہی مفہوم ان کی کتب میں بھی ہے۔ المغنی، ج ۲/ ۱۶۷، اتحاف السادۃ المتقین، ج ۳/ ۷۰۰، ردالمحتار، ج ۳/ ۱۹۴، بدائع الصنائع، ج ۱/ ۶۷۶،

تابعین تبع تابعین

حضرت سوید بن حنظلہ کا عمل بیس تراویح پڑھنے پر تھا۔ سنن کبریٰ لبیہقی، ج ۲/ ۴۹۶، حضرت ابوالبختری بھی اسی عمل پر عامل تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲/ ص ۲۸۵، حضرت علی بن ربیعہ بھی بیس رکعت تراویح پڑھاتے مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲/ ص ۷۸۵، حضرت شتیر بن شکل سے بھی یہی مروی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

ج ۲/ ص ۲۸۵، حضرت حارث اعور سے بھی یہی منقول ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲/ ص ۲۸۵، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت سعید بن ابی الحسن اور حضرت عمران عبدی بھی بیس رکعت تراویح پڑھاتے، مختصر قیام اللیل، ص ۱۵۷، حضرت ابراہیم نخعی بھی بیس رکعت تراویح ہی بتلاتے ہیں۔ کتاب الآثار ابی یوسف، ص ۴۱، حضرت عطاء بن ابی رباح سے بھی یہی مروی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲/ ص ۲۸۵، حضرت ابن ابی ملیکہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲/ ص ۲۸۵، امام ترمذی نے امام سفیان ثوری و امام عبداللہ بن مبارک کا بھی بیس تراویح کا قائل ہونا بتایا ہے۔ جامع ترمذی، ج ۱/ ص ۱۶۶۔

آئمہ اربعہ کا مسلک

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ بھی بیس رکعت تراویح کے ہی قائل ہیں۔ فتاویٰ قاضی خان، ج ۱/ ص ۱۱۲، آئمہ اربعہ بیس تراویح کے ہی قائل ہیں۔ بدایۃ المجتہد، ص ۱۵۲، امام شافعی بھی بیس تراویح کے ہی قائل ہیں فرماتے ہیں کہ ہمارے شہر مکہ مکرمہ کے لوگ بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ جامع ترمذی۔ ج ۱/ ص ۱۶۶، مزید فرمایا کہ مجھے بیس رکعت تراویح محبوب ہیں اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔ مختصر المزنی، ص ۲۱، امام احمد بن حنبل بھی بیس تراویح کے قائل ہیں۔ المغنی، ج ۲/ ص ۱۶۷۔

حضرت سیدنا غوث اعظم

حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نماز تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور نماز تراویح بیس رکعت ہے غنیۃ الطالبین، ص ۵۶۳۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نماز تراویح بیس رکعت ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہے۔ احیاء العلوم الدین، ج ۱/ ص ۲۰۱۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام و تابعین عظام سے جو تراویح کی رکعت مشہور ہوئیں وہ بیس رکعت ہیں۔ ماثبت بالسنۃ، ص ۲۶۴، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں حجۃ اللہ البالغۃ، ج ۲/ ص ۱۸۔

وہابی اکابر سے تائید

امام الوہابیہ ابن تیمیہ

امام الوہابیہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لوگوں (صحابہ کرام و تابعین عظام) کو رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے اس لیے کثیر علماء نے بیس تراویح کو ہی سنت

قرار دیا ہے اس لیے حضرت ابی بن کعب نے یہ رکعات تراویح انصار و مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں پڑھائی اور کسی نے اس پر انکار نہیں کیا۔ مجموعۃ الفتاوی، ج ۶۵/۱۲، امام الوہابیہ ابن تیمیہ نے دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے ۔ منہاج السنۃ ، ج ۲ / ۲۳۴ امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع فرمایا تو وہ انہیں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ فتاوی محمد بن عبدالوہاب ۹۵، مجموع مؤلفات شیخ محمد بن عبدالوہاب، ج ۱۱۷/۴، مجدد الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے کہ بیس رکعت تراویح کی زیادت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہوئی ہدایۃ السائل، ۱۳۸، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیادت والی تعداد (بیس رکعت) پر عمل کرنے والا بھی سنت پر عمل کرنے والا ہے۔ ہدایۃ السائل ۱۲۸، اہل علم کو ایک جماعت نے نماز تراویح کی تعداد بیس رکعت بتلائی ہے اس کو بدعت کہنے کا کوئی مطلب و وجہ نہیں ہے۔ بدور الاھلۃ ۸۳، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح ادا کرنے کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حکم نقل ہے ۔مسک الختام ، ج ۲ / ص ۴۴۶۔
نور الحسن بھوپالی بن نواب صدیق بھوپالی نے لکھا ہے کہ بیس تراویح سے منع کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا ۔عرف الجادی ۸۴۔
وہابیہ کے مجتہد مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ بیس رکعت تراویح سنت خلفائے راشدین کی ہے۔ ترجمہ مؤطا امام مالک ۹۴، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سند صحیح بیس رکعتیں تراویح پڑھنا منقول ہے۔ تیسیر الباری، ج ۲/ ۳۳۳، کوئی یہ وہم نہ کرے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے دین میں ایک بات شریک کر دی جس کا اختیار ان کو تھا اسی طرح بیس رکعت تراویح کا حکم اپنی رائے سے دے دیا حاشا و کلا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا کرتے بلکہ انہوں نے طریقہ نبوی کا اتباع کیا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضرور آنحضرت کو بیس رکعت تراویح بھی پڑھتے دیکھا ہوگا۔ گو ہم تک یہ روایت بہ سند صحیح نہیں پہنچی ۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ اس (راوی) سے بہت پہلے تھا ان کو یہ سند صحیح یہ روایت پہنچ گئی ہوگی یا انہوں نے خود دیکھا ہوگا ۔لغات الحدیث کتاب واؤ ص ۴۵ جلد چہارم ،
ثناء اللہ امرتسری وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ (بیس رکعت

تراویح کو) خلاف سنت کہنا بھی اچھا نہیں ایسے امور میں اختلاف (فساد) حرام ہے
۔اخبار اہل حدیث امر تسر ۲۵دسمبر ۱۹۳۶ء ص۱۳
(بیس تراویح کی روایت پہ لکھا ہے) ہمارے مذہب کے خلاف نہیں کیوں کہ ہمارا
مذہب یہ نہیں کہ بیس رکعت حرام ہیں ۔ اہل حدیث کا مذہب ص۶۸،
عبداللہ روپڑی وہابی مجتہد مولوی عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ بیس رکعت (تراویح)
پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ۔فتاوی اہل حدیث ،ج۱/ ۶۴۳،حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے زمانہ میں بیس (تراویح) پڑھی گئی ہیں ۔اہل حدیث کے امتیازی مسائل
ص۹۹،کسی پر اعتراض نہیں خواہ کوئی بیس پڑھے ۔اہل حدیث کے امتیازی مسائل
ص۱۰۲،وہابیہ کے مرکز مدرسہ رحمانیہ کے مدرسین اور محدثین نے بھی فتویٰ دیا کہ آٹھ
سے زیادہ (بیس رکعت) پڑھنا درست اور باعث اجر ہے ۔فتاویٰ ستاریہ،ج۳/۱۹۔
نذیر احمد رحمانی یہ وہ وہابی محقق ہے کہ آٹھ تراویح کے حوالہ سے اس کی کتاب
انوارالمصابیح کو وہابی بڑی معتبر و مستند جانتے ہیں بلکہ اس کے بعد کی اس موضوع پر
کتب اس کا ہی چربہ ہیں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس تراویح
کے متعلق لکھا ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسے روکتے کیوں (بیس تراویح) کوئی
معصیت یا منکر کام تو تھا نہیں ۔(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) بیس تراویح پر نکیر نہیں
فرمائی یہ اہل حدیث کا مذہب ہے ۔انوار االمصابیح ،ج۳ /۲۳۲۔
غلام رسول قلعوی وہابی مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب پنجاب میں پہلی بار آٹھ تراویح
کا فتویٰ دیا تو خود وہابی شیخ سکل نذیر حسین دہلوی کے شاگرد وہابی محقق مولوی غلام
رسول قلعوی نے بٹالوی کا رد لکھا اور رسالہ تراویح لکھ کر بیس تراویح کو بھی مسنون قرار
دیا۔حافظ محمد لکھوی نے بھی بعض لوگوں کا آٹھ اور بعض کا بیس تراویح پڑھنا نقل کر کے
لکھا کہ جو کوئی زیادہ سے زیادہ عبادت کرے گا اسے اتنا ہی زیادہ اجر ملے گا۔محاعد
الاسلام،۱۰۱۔اسماعیل سلفی اور عبدالرحمٰن مبارکپوری وہابی شیخ الحدیث اسماعیل سلفی نے
لکھا ہے کہ بعض صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے ۔فتاویٰ سلفیہ۱۰۸،وہابی محدث
عبدالرحمٰن مبارکپوری نے بھی صحابہ کرام،تابعین کا بیس تراویح پڑھنا نقل کیا ہے۔تحفۃ
الاحوذی،ج۲/ص۳-۷۴،
قارئین کرام ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام تابعین،شیخ تابعین اولیائے
کرام بلکہ خود وہابی اکابر سے بیس تراویح کا ثبوت نقل کر دیا ہے۔اب تو ان کو شور کی
بجائے تسلیم کر لینا چاہیے۔